ن۔م۔ راشد

پیدائش - 1910
وفات - 1975

راشد کا نام نذر محمد تھا۔ وہ گجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ اپنے جوانی کے دنوں میں کچھ عرصے تک وہ خاکسار تحریک سے بھی متاثر رہے۔ مشرق پر مغرب کی بالادستی اور مغرب کے ہاتھوں مشرق کے سیاسی استحصال کے خلاف راشد نے کھل کر آواز بلند کی۔ اپنی عملی زندگی کے آغاز میں راشد کچھ دنوں تک آل انڈیا ریڈیو سے وابستہ رہے۔ زندگی کا ایک بڑا حصہ ملازمت کے سلسلے میں انہوں نے ایران میں اور پھر یو۔این۔او میں گزارا۔ ان کا پہلا مجموعہ "ماورا" اردو شاعری میں ایک نئے طرزِ احساس اور اظہار کا ترجمان ہے۔ "ماورا" کے بعد راشد کے جو شعری مجموعے شائع ہوئے، ان کے نام اس طرح ہیں۔ "ایران میں اجنبی"، "لا=انسان" اور "گمان کا ممکن" ان کا کلیات بھی شائع ہو چکا ہے۔ نثر میں ان کی کتاب "جدید فارسی شاعری" مشہور ہے۔

راشد کی شاعری کا سب سے بڑا امتیاز ان کی دانشورانہ حیثیت ہے۔ اقبال کے بعد اپنی شاعری کے وسیلے سے راشد نے مشرق کی فکر اور دانشورانہ روایت کو ایک نئی جہت دی ہے۔ "ماورا" کی اشاعت کے دور میں راشد اور میراجی کی نظموں کو مبہم اور لایعنی بھی کہا گیا۔ لیکن جیسے جیسے شاعری کا مذاق بدلتا گیا، راشد اور میراجی کے شعری محاسن اور ان کی ادبی خدمات کا اعتراف بھی عام ہوتا گیا۔ راشد کا شمار بیسویں صدی کے اہم ترین شاعروں میں ہوتا ہے۔

خاکہ

اصطلاحی معنی میں لفظ "خاکہ" انگریزی لفظ اسکیچ کا ترجمہ ہے۔ خاکہ سے مراد ایسی نثری تحریر ہوتی ہے جس میں کسی شخصیت کی منفرد اور نمایاں خصوصیات کو اس انداز سے بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی مکمل تصویر آنکھوں کے سامنے آجائے۔ اس میں جس شخص کی تصویر کشی کی جاتی ہے اس کے خیالات و افکار، سیرت و کردار، عادات و اطوار سب کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ خاکے کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ متعلقہ شخصیت کی ظاہری اور باطنی خصوصیات میں سے ایسے نمایاں اوصاف کا بیان کیا جائے، جو اس کی انفرادیت اور پہچان کا ذریعہ ہوں۔ اس کے لیے خاکہ لکھنے والے کا اس انسان کی شخصیت سے نہ صرف متاثر ہونا ضروری ہے بلکہ اس سے واقفیت اور قربت بھی ضروری ہے۔

خاکہ نگاری سوانح نگاری سے مختلف ہے۔ اس میں سوانح حیات سوانح حیات کی طرح واقعات ترتیب وار نہیں لکھے جاتے اور نہ ہی تمام حالات و واقعات کا بیان کرنا ضروری ہے۔ بلکہ خاکہ نگاری میں حالات و واقعات کا بیان ضمنی طور پر کیا جاتا ہے جو شخصیت کے کسی پہلو کو اجاگر کرتے ہیں۔ خاکہ نگار کسی شخصیت سے متاثر ہو کر اس کا خاکہ ضرور لکھتا ہے۔ لیکن اس کی تحریر سے مرعوبیت کا اظہار نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کا بیان ایسا ہونا چاہیئے کہ وہ غیر جانبدار نظر آئے۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ خاکے میں شخصیت کی خوبیوں اور خامیوں دونوں کو بیان کیا جائے، ورنہ شخصیت کی مکمل تصویر سامنے نہ آسکے گی جو خاکہ نگاری کا اصل مقصد ہے۔ جس طرح خوبیوں کا بیان مرعوبیت سے پاک ہونا چاہیئے اسی طرح خامیوں کے بیان میں ذاتی دشمنی و عناد کا پہلو نہیں آنا چاہیئے۔ خامیوں کے بیان میں بھی اپنائیت کا احساس نمایاں ہونا چاہیئے۔